© rasailojaraid.com

کے اصل موضوع سے اُن کا بہت دُور کا تعلق ہے ۔

ترتیبِ کتاب ہی کے سلسلہ میں ایک اور بات ہے ۔جہاں مؤلف نے "مراکزِ دینیہ" کی بحث شروع کی ہے، ضرورت تھی کہ یہ بحث نئے باب سے شروع ہوتی ۔ اسی طرح صفحہ ۱۱۵ سے "علوءِ اسناد" کے بیان کا آغاز نئے باب سے ہونا چاہیئے تھا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کتاب میں "علم حدیث" پر ایک مستقل بحث ہے، جو کافی طویل ہے، لیکن اسے بھی صفحے کے بیچ سے ذیلی سرخی کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے ابواب کی اس عدم موجودگی سے قاری کو کتاب کے مطالعہ میں دقت ہوتی ہے ۔گو "فہرست مضامین" سے اس کمی کو پورا کرنے کی ضرور کوشش کی گئی ہے ۔

ایک اور بات بھی اس کتاب کو پڑھتے وقت کھٹکتی ہے ۔ اور وہ فاضل مؤلف کی قدرے حنفیت کی عصبیت ہے ۔موصوف نے جہاں امام مالک، امام بخاری، امام شافعی اور "اربابِ ظواہر" کا ذکر کیا ہے، وہاں اس عصبیت کی جھلک نظر آتی ہے ۔

کتاب مجلد ہے ۔ ضخامت ۳۶۰ صفحے ۔ قیمت بارہ روپے ۔

بُستان المحدثین (اُردو)

تالیف حضرت شاہ عبدالعزیزؒ ۔ ترجمہ مولانا عبدالسمیع ۔
ناشر نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب ۔ آرام باغ ۔کراچی ۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے سب سے پہلے اس کتاب لکھنے کی غرض ان الفاظ میں پیش فرمائی ہے :-

اکثر رسالوں اور تصنیفوں میں ایسی کتابوں سے حدیثیں نقل کی جاتی ہیں ۔جن سے لوگ واقف نہیں ہوتے چنانچہ اس کتاب کی تالیف کا اصل مقصد تو ان کتابوں کا ذکر ہے ،مگر اس کے ساتھ ان کتابوں کے مصنفوں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ " مصنف سے اُس کی تصنیف کی قدر معلوم ہوتی ہے :" شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ حدیث کی کتابوں کے متون کے علاوہ اس کتاب میں اُن کی بعض شرحوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے ،کیونکہ کثرت شہرت، و کثرتِ نقل اور اُن پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کرنے کی وجہ سے اُن کی اہمیت اصل متون کی ہوگئی ہے ۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے امام مالکؒ کی مؤطا کا ذکر ہے ۔ ابتداء میں امام صاحب موصوف کے مختصر حالات ہیں ۔ اس کے بعد مؤطا جن سولہ ذرائع سے روایت ہوئی ہے ،اُن کا بیان ہے ۔اور ہر روایت کی ایک نہ ایک منفرد چیز بھی مذکور ہے ۔

اب مؤطا امام مالکؒ کی خصوصیت یہ ہے ،جیسا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ امام صاحب سے اُن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ے زمانے میں تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے مؤطا سُنی اور اُ سے جمع کیا۔ اس کے مقابلے میں باقی جو تین ائمہ مذاہب فقہ ہیں، فاضل مترجم ان ائمہ کی طرف جو مسانید منسوب ہیں اُن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "وہ امام خود ان کی تصنیف میں مشغول نہیں ہوئے، بلکہ دوسرے اشخاص نے جو اُن کے بعد میں آئے ہیں، ان کی مرویات کو جمع کر کے "مسند فلاں" نام رکھ دیا۔"

الغرض اس لحاظ سے مؤطا حدیث کے باقی سب مجموعوں سے ایک جداگانہ اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

مؤطا امام مالک کے بعد مسانید امام اعظم، مسند امام شافعی اور مسند امام احمد بن حنبل کا مختصراً بیان ہے، اس کے بعد کوئی اسّی نوّے کے قریب احادیث کے مجموعوں اور اُن کی بعض مشہور شرحوں کا ذکر ہے ——————— واقعہ یہ ہے زیرِ نظر کتاب علم حدیث کے مطالعہ کے لئے بے حد مفید ہے، ناشرین نے بڑا اچھا کیا کہ اسے اب شائع کر دیا ہے۔ یہ کتاب آج سے کوئی ۴۵ برس پہلے دارالعلوم دیوبند کے محترم استاد مولانا عبدالسمیع صاحب نے ترجمہ کی تھی۔

کتابت، طباعت اور صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ضخامت بڑے سائز کے ۲۲۴ صفحات، کتاب مجلد ہے۔ قیمت چھ روپے۔

دارا شکوہ کے مذہبی عقائد

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں ڈاکٹر وحید قریشی (مقدمہ نگار) کے الفاظ میں مصنف سید محمّد اسلام شاہ نے دارا شکوہ کے اعمال سے زیادہ اُس کے عقائد کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ "ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ سوال بڑا نازک ہے، کیونکہ اس کا سلسلہ مذہبی عقائد کی اس زنجیر سے جا ملتا ہے جس کے ایک سرے پر اکبر اور دوسرے پر عالمگیر کھڑا ہے۔"

اور اتفاق سے ہمیشہ کی طرح آج بھی عالمگیر کے مذہبی عقائد کے دل و جان سے حامی اکثر و بیشتر تمام مسلمان ہیں اور اکبر کے لئے کلمۂ خیر کہنے والے شاذ و نادر ہی آپ کو ملیں گے۔ اس لئے دارا شکوہ جس کا زیادہ تر میلان اکبر کی طرف تھا۔ عام طور سے مسلمانوں میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ ڈاکٹر وحید قریشی نے کہا ہے "دارا شکوہ قادری سلسلہ سے منسلک تھا۔ ملّا شاہ بدخشی کے حلقۂ ارادت اور حضرت میاں میرؒ کے سلسلۂ تصوّف سے متعلق ہونے کے علاوہ صاحبِ تصنیف بھی ہے۔ دارا کے عقائد کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے جہاں معاصر تاریخوں کی ورق گردانی ضروری ہے، وہاں خود دارا شکوہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔

© rasailojaraid.com